ایشیا

پاکستان: سوینتھ ڈے ایڈونٹسٹ ہسپتال لاہور کی تعمیر

کراچی کا "سوینتھ ایڈونٹسٹ ہسپتال" خاصا معروف ہے۔ اطلاعات کے مطابق یہ مسیحی گروہ ۱۹۹۵ء میں ملتان روڈ (لاہور) پر اپنے مرکز کے بالمقابل کراچی ہسپتال کی طرز پر ایک ہسپتال قائم کرنے کا پروگرام رکھتا ہے۔ اس مقصد کے لیے ۷ ایکڑ پر مشتمل رقبہ حاصل کر لیا گیا ہے۔ ہسپتال میں ابتداءً پانچ سو بستروں کی گنجائش ہو گی۔ ضروری طبّی سامان بیرون ملک سے پاکستان پہنچ چکا ہے۔

مسیحی جریدے "شاداب" (لاہور) کے مطابق "یہ لاہور کا جدید ترین ہسپتال ہو گا جس سے دیگر ہسپتالوں میں مریضوں کو سہولتیں فراہم کرنے کے سلسلے میں مسابقت کا جذبہ پیدا ہو گا۔ ہسپتال کے ساتھ ایک ریڈنگ روم اور لائبریری کا قیام بھی زیرِ غور ہے جس میں طب کے علاوہ دیگر علوم پر مشتمل کتابیں اور لٹریچر بھی فراہم کیا جائے گا۔

متفرّق

ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں مذہبی نشریات

[ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی مذہبی نشریات سے متعلق مندرجہ ذیل تحریر جناب سیّد متقین الرحمٰن کی کاوش کا نتیجہ ہے، ہم اُن سے توقع کرتے ہیں کہ وہ اس موضوع پر مزید تلاش و جستجو جاری رکھیں گے اور "عالمِ اسلام اور عیسائیت" کے قارئین "حاصلِ جستجو" سے بہرہ مند ہوں گے۔ مدیر]

ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں مذہبی نشریات کا آغاز ریڈیو کی ایجاد کے ابتدائی دنوں میں ہو گیا تھا۔ کرسمس کے سلسلے میں ۱۹۰۶ء میں پہلی مرتبہ ریڈیو نشریات ہوئیں جو خالصتاً مذہبی نوعیت کی تھیں۔ مقرّرہ اوقات کے ساتھ باقاعدہ مذہبی نشریات کا آغاز ۱۹۲۰ء میں ریڈیو پروگرام کی مسلسل نشریات کے اہتمام کے بعد ہوا۔ ۱۹۵۰ء کے عشرے میں ٹیلی وژن ریڈیو پر چھا چکا تھا۔ ٹیلی وژن پر رومن کیتھولک بشپ فُلٹن جے شین اپنے پروگرام "زندگی انمول ہے" کے ذریعے بے حد مقبول ہوئے۔ یہ ٹیلی وژن کے ابتدائی سُپر اسٹارز میں شمار ہوتے ہیں۔ ۱۹۴۰ء اور ۱۹۵۰ء کے عشروں کے مذہبی پروگرام

"عوامی خدمت" (پبلک سروس) کی نوعیت رکھتے تھے۔ مختلف اسٹیشن مذہبی گروہوں کو ایسے پروگراموں کے لیے ریڈیو کے اوقات مفت مہیا کرتے تھے۔ یہ عام طور پر اتوار کی صبح ہوتے تھے اور وقت کی تقسیم پروٹسٹنٹ، کیتھولک اور یہودیوں میں برابری کی بنیاد پر ہوتی تھی۔

بڑے نشریاتی اداروں نے پروٹسٹنٹ ہیئت پر مشتمل لبرل "مین لائن" سے قریبی تعلقات قائم کیے جسے نیشنل کونسل آف چرچز میں نمائندگی حاصل تھی۔ پروٹسٹنٹ بنیاد پرست اور ایونجلیکل گروپ جو کونسل سے وابستہ نہیں تھے، قومی نشریات سے مؤثر طور پر دُور رکھے گئے۔ حتیٰ کہ مقامی اسٹیشنوں پر بھی وقت خریدنا اُن کے لیے مشکل ہوگیا، تاہم ۱۹۶۰ء میں فیڈرل کمیونیکیشن کمیشن نے قرار دیا کہ اسٹیشن مذہبی پروگراموں کے لیے وقت فروخت کرسکتے ہیں اور اسے "عوامی خدمت" کے پروگراموں میں شمار کرسکتے ہیں جن کا ایک خاص تناسب رکھنا اسٹیشنوں پر لازم تھا۔ اب ایونجلیکل گروپ نشریاتی اوقات کے سب سے بڑے خریدار بن گئے اور ۱۹۷۰ء کے عشرے کے وسط تک صورت حال یہ تھی کہ مذہبی نشریات میں ان کا حصّہ سب سے زیادہ تھا۔ امریکہ کے اصلاحی چرچ کا ایک مذہبی رہنما رابرٹ شُلر "مین لائن" پروٹسٹنٹ روایت کی مذہبی نشریات کا واحد بڑا ناشر تھا، حتیٰ کہ اس کا پروگرام "طاقت کا گھنٹہ" (Hour of Power) اُس کی تنظیم نے بھی اسپانسر نہیں کیا۔

ٹیلی وژن کے ذریعے مقبولیت حاصل کرنے والے ایونجلیکل رہنما متعدد مرتبہ بڑے پیمانے پر تنقید کا نشانہ بھی بنے۔ ان میں اورل رابرٹ، جم بیکر، جیری فال ویل، ایم جی پاٹ رابرٹسن اور جمی سواگرٹ شامل ہیں۔ ٹیلی وژن پر آنے والے ایونجلیکل رہنما اپنے سامعین سے چندے کی اپیلوں کے ذریعے اپنی ذات اور اپنے مشن کو آگے بڑھاتے تھے۔ جو لوگ اُن سے خط یا فون کے ذریعے رابطہ قائم کرتے، اُن سے رقم کے حصول کے لیے انہیں ارزاں جیولری، کتابیں، پمفلٹ، کیسٹ اور مطبوعہ خطبات خریدنے کی ترغیب دی جاتی تھی۔ جواب دینے والے افراد کے پتوں پر "براہِ راست ڈاک" کا حربہ آزمایا جاتا اور انہیں مزید ایثار پر ابھارا جاتا تھا۔

"مین لائن" چرچ کے رہنماؤں کا خیال تھا کہ اس قسم کی کاروباری سرگرمیوں نے مذہب کی وقعت کم کی ہے۔ کچھ دوسرے لوگ الزام لگاتے ہیں کہ ریڈیو اور ٹیلی وژن کے مبلغین اپنے زورِ خطابت کی بنیاد پر لوگوں کو مقامی چرچ سے وابستگی پر ابھارنے کے بجائے ذاتی وابستگی کی طرف زیادہ ابھارتے ہیں۔ مقامی طور پر جن لوگوں سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنی معاشی خوش حالی میں سے مذہب کو بھی اس کا حصّہ دیں، وہ مقامی چرچ کو رقوم کی ادائیگی کے بجائے ریڈیو اور ٹیلی وژن کے ان مبلغین کو ڈالر پہنچانا شروع کر دیتے ہیں، تاہم ۱۹۸۴ء میں گیلپ آرگنائزیشن کے جاری کردہ ایک مطالعے کے مطابق مذہبی نشریات کے مستقل سامعین و ناظرین چرچ کی مقامی سرگرمیوں میں اُن لوگوں کے مقابلے میں زیادہ حصّہ لیتے تھے جو ایسے پروگرام نہیں دیکھتے اور ان کا مالی تعاون مقامی چرچ کے لیے نسبتاً زیادہ ہوتا

تھا۔

۱۹۸۷ء میں ٹیلی وژن ایونجلزم کی اُس وقت بے حد بدنامی ہوئی جب جم بیکر اور اس کی بیوی ٹیمی فے کے بارے میں مالی بے قاعدگیوں، منشیات اور جنسی بے راہ روی کا سکینڈل عام ہوا۔ ایک سال بعد جمی سواگرٹ اس انکشاف کے بعد کہ وہ بازاری عورتوں سے روابط رکھتا ہے، اپنے مقدس مقام و مرتبہ سے نیچے آ گرا۔ ۱۹۸۹ء میں بیکر دھوکہ دہی کا مجرم ثابت ہوا اور اُسے ۴۵ سال قید کی سزا ملی۔

ایک خاص سیاسی نقطۂ نظر یعنی قدامت پسند سیاسی مقاصد کی حمایت کرنے پر بھی ٹیلی وژن کے ایونجلیکل مذہبی رہنماؤں کو تنقید کا نشانہ بنایا جاتا رہا ہے۔ خاص طور پر "اخلاقی اکثریت" (Moral Majority) کے بانی فال ویل اور رابرٹسن -- جو ۱۹۸۸ء میں ری پبلکن صدارتی نامزدگی کے امیدوار تھے ؛ کو اعتراضات کا سامنا کرنا پڑا۔ اگرچہ ابتداء میں لوگ مذہب اور سیاست کے ادغام سے اجتناب کیا کرتے تھے، تاہم ابتدائی ریڈیائی مبلغین میں سے بعض، خاص طور پر فادر چارلس کاف لین (۱۹۳۰ء میں ریڈیو کی مقبول ترین مذہبی شخصیت) کھلے عام سیاست سے وابستہ تھے۔

رائے عامہ کے جائزوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹیلی وژن کے ہفتہ وار مذہبی پروگرام دیکھنے والوں کی تعداد دو کروڑ چالیس لاکھ کے درمیان ہے۔ ریڈیو سامعین کا اندازہ کرنا نسبتاً زیادہ مشکل ہے، تاہم یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان کی تعداد ٹیلی وژن کے ناظرین سے بھی زیادہ ہے۔ اب تک مذہبی پروگراموں کے ناظرین و سامعین کے بارے میں جو اندازے قائم کیے گئے ہیں، اُن کے مطابق یہ زیادہ تر بوڑھے، خواتین، نسبتاً کم تعلیم یافتہ اور کم آمدنی والے افراد ہیں اور زیادہ تر ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی جنوبی ریاستوں سے تعلق رکھنے والے ہیں۔

کرسچن براڈکاسٹنگ نیٹ ورک (CBN) کے بانی اور صدر پاٹ رابرٹسن اور کاروباری لحاظ سے کامیاب دوسرے مذہبی ناشرین حالیہ دور میں وسیع تر حلقۂ سامعین کو متوجہ کرنے میں بہت کامیاب رہے ہیں۔ CBN کا پروگرام "The 700 Club" جس میں اعلیٰ ترین مذہبی رہنما خود بھی شریک ہوتے ہیں، ایک ٹاک شو اور میگزین کی طرز کا پروگرام ہے جس میں قدامت پسندانہ سیاسی اور معاشی جائزے اور تبصرے شامل ہوتے ہیں۔ (ماخوذ)

☆☆☆☆☆